۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:30)

جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہو گئے

کیا جھوٹ بولنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 07

جہیز میں کون سی کتاب دی جائے؟ 08

لڑکی رونگ نمبر سے کال اُٹھائے یا نہیں؟ 13

کیا جنّتی جنّت میں بھی عبادت کریں گے؟ 14

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہوگئے [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دَہشتوں یعنی گھبراہٹوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہو گئے

سُوال: اگر کسی کے پاس چل مدینہ کے لیے زادِ راہ نہ ہو اور وہ حج کی خواہش بھی رکھتا ہو اور آپ کے ساتھ مدینے کی حاضری بھی دینا چاہتا ہو تو وہ کون سا وظیفہ پڑھے کہ اس کی یہ مُراد پوری ہو جائے؟

جواب: جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہو گئے، بارگاہِ رِسالت میں اِستغاثہ کرے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرے کہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ [3] جب دُعا کرے گا تو اللہ کریم غیب سے اَسباب پیدا فرما دے گا اس کے لیے کوئی چیز مشکل نہیں ہے۔ کافی پُرانا واقعہ ہے: جن دِنوں میری مَرکزُ الاولیا (لاہور) میں 12 ماہ کے لیے ترکیب بنی تھی اس وقت میرے پاس حج کے اَسباب نہیں تھے اور میری خواہش تھی کہ میں اِس سال حج کروں تو میں نے حضور داتا گنج بخش سید علی ہجویری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں چند اَشعار عرض کیے تھے جس کا ایک مِصرع ہے: ”ہو مدینے کا ٹکٹ مجھ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۷ جمادَی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 02 فروری 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰ دار الفکر بیروت

3 ...... مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب الدعاء سلاح المؤمن... الخ، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵ دار المعرفۃ بیروت

کو عطا داتا پیا"[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کسی جاننے والے نے آکر کہا: "آپ کا حج کا فارم بھرنا ہے۔" یُوں میری حج کی ترکیب بن گئی، میں داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے میں حج سے مُشرَّف ہوا اور مدینۂ پاک کی حاضری سے آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ میں نے داتا حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ کے عِلاوہ کسی اور سے حج کا سُوال نہیں کیا تھا کہ مجھے مدینے جانا ہے آپ میری ترکیب بنا دیجیے کہ اللہ پاک کی رَحمت سے میری اس طرح کی عادت نہیں ہے۔ داتا حضور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کرنا یہ اس طرح کا سُوال نہیں ہے جس طرح کسی عام آدمی سے سُوال کیا جاتا ہے اور اس سے سائل کی ذِلّت بھی ہوتی ہے۔ دُنیا سے پَردہ فرمانے کے بعد بھی اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی بارگاہ میں عرض کرنا ہرگز مقامِ ذِلّت نہیں بلکہ یہ تو مقامِ عزّت ہے، اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اللہ پاک کی عطا سے سائل کو دیتے ہیں جس سے سائل کی نظر میں ان کی مزید عزت بڑھتی ہے بلکہ خود سائل کی عزت میں بھی اِضافہ ہوتا ہے۔

چلِ مدینہ ہونے کے لیے بے قراری شرط ہے

سُوال: حج کے فارم جمع کروانے کا مہینا قریب ہے اور مدینے جانے والے اپنی تیاریاں بھی کر رہے ہیں، آپ نے گزشتہ مَدَنی مذاکرے میں اپنے ساتھ چلِ مدینہ کی خواہش رکھنے والوں کے لیے مَدَنی اِنعامات سے متعلق اِرشاد فرمایا تھا کہ اسلامی بھائیوں کے لیے 72 مَدَنی اِنعامات میں سے 66 مَدَنی اِنعامات پر، اسلامی بہنوں کے لیے 63 میں سے 60 مَدَنی اِنعامات پر اور طلبا کے لیے 92 میں سے 82 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہونا ضَروری ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ بے قراری بھی شرط ہے،[2] اس حوالے سے سُوال یہ ہے کہ بے قراری کسے کہتے ہیں اور یہ کیسے پیدا ہوتی ہے؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب:

چلِ مدینہ وہی ہو سکے جس کا دِل
گھر میں رہ کر بھی اکثر مدینے میں ہے　(وسائلِ بخشش)

---

1 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ کلام "وسائلِ بخشش" صفحہ 533 پر ہے۔ (شعبہ فیضان مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت قسط 29، بنام "آنکھ پھڑکنا"، ص ۱۷

اگر کسی کا مدینے جانے کا مُطالبہ نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی طرح بے قراری کا اِظہار کرے اس کے باوجود ہم اس کو اپنے ساتھ مدینے لے جائیں تو وہ ہمارے لیے مَسائل کھڑے کر دے گا۔ یہ میرا تجربہ ہے ہم ایک آدھ بار کسی کو اپنے ساتھ بغیر مُطالبے کے لے گئے تو آزمائش کا سامنا کرنا پڑ گیا کیونکہ جو مُطالبہ نہیں کرتا اس کا ذہن بھی بنا ہوا نہیں ہوتا اسی وجہ سے وہ چل مدینہ کے قافلے کے انداز سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتا۔ چل مدینہ کے مَدَنی قافلے والوں کا سونے کا وقت مَخْصُوص ہوتا ہے۔ اس میں شامل بعض اسلامی بھائی مُسلسل روزے رکھتے اور اِس کے عِلاوہ بھی بہت سارے اَعمال بجا لاتے ہیں جو عام حاجی نہیں کرتے تو ان کے ساتھ کسی نئے اسلامی بھائی کا آنا پریشانی پیدا کر سکتا ہے۔ اگر وہ نیا آنے والا اسلامی بھائی مَدَنی اِنعامات کا عامِل بھی ہو اور ہم اس کو مُطالبہ کیے بغیر یہ سوچ کر چل مدینہ کے قافلے میں شامل کر لیں کہ وہ مدنی اِنعامات کا عامِل ہے پھر بعد میں وہ بے چارہ آزمائش میں آجائے اور کہے کہ چل مدینہ کے قافلے کا جدول ایسا مشکل ہے جیسے فوج کے کسی دَستے کی ٹریننگ چل رہی ہو، مجھ سے یہ سب نہیں ہو سکے گا، مجھے بھوک لگ رہی ہے اور شُرکائے قافلہ نے روزہ رکھا ہوا ہے اور اِشراق چاشت پڑھ کر سو گئے ہیں۔ میرا ناشتہ کرنے کا وقت ہے، مجھ سے تو روزہ رکھ کر رہا ہی نہیں جاسکتا اب میں کیا کروں؟ یہ میں نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے، اگر کوئی اس طرح کا اسلامی بھائی ہمارے ساتھ چل دیا تو اس کو کھانا کون لا کر کھلائے گا کیونکہ وہاں تو باہر نکل کر ہی کھانا خریدا جاسکتا ہے اگر وہ اس طرح کھانے کی تلاش میں باہر نکلے گا تو اس کو کوفت ہونا شروع ہو جائے گی۔

چل مدینہ کے قافلے کے لیے ذہنی ہم آہنگی ضَروری ہے

اس کے بَرعکس اگر بے قراری ہوئی تو خوب آہ وزاری بھی ہو گی ساتھ ہی اشک باری اور مدینے کی طلب گاری بھی رہے گی۔ اسی وجہ سے ہم نے چل مدینہ کے لیے بے قراری کو شرط قرار دیا ہے ورنہ عام اِعلان کر دیا جائے تو 12 ہوائی جہاز بھی کم پڑ جائیں گے۔ ہم نے کم سے کم 12 اسلامی بھائی شامل کرنے ہیں جن کے دِل میں بے قراری بھی ہو بیان کردہ شرائط کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے ہم ذہن بھی ہوں۔ ویسے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سارے دعوتِ اسلامی والے ہی ہم ذہن ہوتے ہیں کہ مَاشَآءَ اللہ سب کے سب عقائد میں ایک ہی نظریہ رکھتے ہیں لیکن میں جس ہم آہنگی کا عرض کر رہا ہوں وہ مزاج

میں ہم آہنگی ہے کہ عموماً لوگوں کا مزاج مختلف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ذہن نہیں ملتا۔

ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی تازہ مثال

مزاج یا ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی تازہ مثال یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے ہم نے یہ اعلان کیا کہ "اب دعوتِ اسلامی والے سبز عمامہ شریف کے ساتھ ساتھ کسی اور رنگ کا عمامہ شریف بھی پہن سکتے ہیں۔" لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں تھا کہ عمامے ہی اُتار دیئے جائیں اس کے باوجود کتنے ہی اسلامی بھائیوں نے عمامے اُتار دیئے، یہ ایک سائیڈ افیکٹ تھا جو سُنَّت سے ہی محروم کر گیا۔ بعض اسلامی بھائی کہتے ہیں کہ پابندی ہٹ گئی حالانکہ پابندی تھی ہی نہیں پہلے بھی عمامہ شریف باندھنے کی تَرغیب تھی کہ عمامہ شریف باندھیے کیونکہ یہ سُنَّت ہے اب بھی یہی تَرغیب ہے کیونکہ عمامہ باندھنا اب بھی سُنَّت ہے اور آئندہ بھی سُنَّت ہی رہے گا لہٰذا اس سُنَّت کو اپنا لیا جائے۔ اسی طرح جب رنگین کپڑوں کی اِجازت دی گئی تو اس میں بھی بیان کیا کہ لائٹ کلر کا وہ لباس جو مہذب لوگ مثلاً علما و مشائخ پہنتے ہیں وہ پہنا جائے، اس کے باوجود اسلامی بھائیوں نے ایک سے بڑھ کر ایک ڈارک کلر پہننا شروع کر دیا بلکہ بعض نے تو ایسے چمکیلے بھڑکیلے اور شوخ کلر کے لباس پہنے جن کی بہارِ شریعت میں مذمت کی گئی ہے۔[1] اِس انداز سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک تعداد ہے جس کی مجھ سے ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے، انہوں نے رنگین چمکیلا بھڑکیلا لباس پہنا حالانکہ میرا مزاج سادہ لباس پہننے کا ہے۔

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں

ہو سلام عاجزانہ مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

خُصُوصی اسلامی بھائی چل مدینہ کے قافلے میں کیسے شریک ہوں؟

سُوال: جب آپ نے چل مدینہ کے حوالے سے اِرشاد فرمایا تو خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) نے بھی اپنی فریادیں کرنا شروع کر دی ہیں، یہ بھی مختلف اَنداز سے آپ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ ہمیں چل مدینہ ہونا ہے۔ اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۱۵ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

جواب: جب میں نے چل مدینہ کے لیے مَدَنی اِنعامات کا اِعلان کیا تھا اس وقت یہ خُصُوصی اسلامی بھائی (یعنی گونگے بہرے) اور قیدی میرے ذہن میں تھے کہ ان کے لیے بھی میں نے مَدَنی اِنعامات مُرتب کیے ہیں۔ جو قیدی جیل میں اور باہر آکر مَدَنی اِنعامات پر عمل کو اپنا معمول بناتے ہیں ان کو بھی چل مدینہ کرنا چاہیے۔ اِسی طرح خُصُوصی اسلامی بھائیوں کے لیے بھی چل مدینہ کا کوئی راستہ نکالنا چاہیے، مگر اس وقت کوئی خاص بات میرے ذہن میں نہیں آئی کہ ان کے لیے مَدَنی اِنعامات کی کیا ترکیب بنائی جائے جس سے یہ چل مدینہ کے قافلے میں شامل ہو سکیں۔ اگر کسی ایک خُصُوصی اسلامی بھائی کو بھی چل مدینہ کرتے ہیں تو اس کے لیے ایک مُبلغ ہونا بھی ضَروری ہے جو اس کو سمجھاتا رہے، ورنہ یہ اکیلا ہونے کی وجہ سے آزمائش میں آجائے گا اور ہمیں بھی آزمائش میں ڈال دے گا کیونکہ ہم اس کو سمجھا نہیں سکیں گے۔ اس کا حل یہ ہے کہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں کے لیے 27 مدنی انعامات مقرر ہیں اس میں سے جس نے 25 مدنی اِنعامات پر 92 دن تک عمل کیا ہو وہ چل مدینہ ہو سکتا ہے لیکن ان کے ساتھ ان کا مُعَلِّم بھی ہو گا، اس مُعَلِّم کے لیے یہ شرط ہو گی کہ وہ 72 میں سے 66 مَدَنی اِنعامات کا عامل ہو۔ اگر مُعَلِّم کو بغیر کسی شرط کے صرف خُصُوصی اسلامی بھائیوں کی خاطر لے جائیں گے تو یہ مُعَلِّم ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں تنگ کرے گا لہٰذا اس کے لیے بھی بیان کردہ شرط پر اُترنا ضروری ہے۔

اسلامی بہنوں کے لیے بھی بیان کیا تھا کہ جو اسلامی بہن اپنے 63 مدنی اِنعامات میں سے 60 پر بلکہ 58 پر بھی عمل کرے گی وہ چل مدینہ ہو سکتی ہے۔ چونکہ ان کے ساتھ مَحرم کا ہونا بھی ضروری ہے تو ان کے جو محرم ہوں گے ان کے لیے بھی وہی شرط ہو گی جو دِیگر اسلامی بھائیوں کے لیے بیان کی گئی ہے (یعنی 72 مدنی اِنعامات میں سے 66 مدنی انعامات پر عمل ہو)۔ اسلامی بہن کے ساتھ بطورِ مَحرَم ان کے بچوں کے ابو یا اس کے والد ہوں گے اگر وہ مدنی اِنعامات کے عامل نہ ہوئے بلکہ ممکن ہے وہ مَدَنی ماحول میں بھی مضبوط نہ ہوں اور شیوڈ (یعنی داڑھی منڈھے) ہوں اور ہم ان کو اس اسلامی بہن کی خاطر اپنے ساتھ لے جائیں اور وہ وہاں ہمیں اٹک جائیں تو ہم کیا کریں گے۔ یُوں چل مدینہ کا پورا قافلہ Disturb (پریشان) ہو جائے گا لہٰذا ہم ایسا رِسک نہیں لے سکتے۔ بہتر یہی ہے کہ خُصُوصی اسلامی بھائی کے ساتھ شرائط کے حامل ان کے مُعَلِّم اور اسلامی بہن کے ساتھ شرائط کے حامل اس کے مَحرَم ہوں تو ہی ان کی چل مدینہ کے قافلے میں ترکیب بن سکے گی۔

جن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل اور رَختِ سفر نہ ہو وہ چل مدینہ کیسے ہوں؟

سُوال: جن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل نہ ہو اور نہ ہی ان کے پاس رَختِ سفر ہو وہ چل مدینہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

اچھوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مُرشد بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھاؤ

جواب: یہ واقعی جذبہ ہے، اِس مُطالبے پر تو پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ ہاں! یہ لوگ گورنمنٹ کے اس اِدارے کے باہر جا کر بیٹھ جائیں جہاں حج کے فارم بھرے جا رہے ہوتے ہیں، وہاں جا کر لائن میں لگے رہیں۔ نہ ان کو فارم بھرنا آئے اور نہ ہی فارم خریدنے کے پیسے ہوں مگر ان کو مدینے جانا ہو تو اُمّید ہے کہ گورنمنٹ ایسا کرنے پر انہیں جیل میں نہیں ڈالے گی بلکہ لوگ ہنس کر ان کی پیٹھ تھپک دیں گے اور تسلیاں دے کر انہیں واپس کر دیں گے، ایسا ہی یہاں پر بھی ہے۔

کیا اب مسلمان اپنی تدفین کی وَصیت بھی کرے؟

سُوال: گزشتہ دِنوں بَرطانیہ میں ایک مسلمان گھرانے میں عجیب اِختلاف ہوا۔ والد کے مَرنے پر ایک بیٹے نے کہا کہ والد صاحب کو دَفنایا جائے اور دوسرے بیٹے نے کہا کہ والد صاحب کو جَلایا جائے تو ایسی صورت میں کیا اب یہ بھی وَصیت کرنا پڑے گی کہ میری تدفین کی جائے، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: مسلمان کا اپنی تدفین کے لیے وَصیت کرنا ضَروری نہیں ہے اس لیے کہ یہ Understood (طے شُدہ) ہے کہ مسلمان کو دَفن کیا جاتا ہے لیکن سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں حیرت انگیز طور پر ایک شخص اِصرار کر رہا ہے کہ لاش کو جلانا ہے۔ گھرانا مسلمانوں کا اور مَرنے والا بھی بے چارہ مسلمان مگر بیٹا جلانے پر اِصرار کر رہا ہے۔ اگرچہ باقی بیٹے اس سے متفق نہیں تھے اور جب لوگوں نے اس بیٹے کو سمجھایا تو آخر کار اُس نے بھی دَفنانے کی اِجازت دے دی اور مَرنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دَفنایا گیا۔ بہر حال یہاں اِجازت کی حاجت نہیں تھی کیونکہ مسلمانوں کو دَفنانے کا حکم شریعت نے دیا ہے۔ تدفین یعنی مسلمان کو دَفن کرنا ہی فرض ہے۔[1] جلا دینا اور پھینک دینا وغیرہ وغیرہ باتوں میں سے کچھ بھی جائز نہیں۔ تدفین میں کسی قسم کا کوئی اِختلاف بھی نہیں لیکن علم اور معلومات کی کمی کی

---

1 ...... درمختار، کتاب الصلوۃ، باب الجنازۃ، ۳/ ۱۶۳ دار المعرفۃ بیروت

وجہ سے ایسا واقعہ کبھی ہو جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" میں بھی اِس طرح کا ایک واقعہ لکھا ہوا ہے جو مجھے (مَرحوم رُکنِ شُوریٰ) حاجی زَم زَم رضا نے بتایا تھا چنانچہ

مسلمان باپ کی لاش جلانے کی تیاری کرنے والا نوجوان

بابُ الْاِسلام سندھ کا واقعہ ہے کہ ایک دُنیوی پڑھے لکھے ماڈرن گھرانے کے شخص کا اِنتقال ہو گیا۔ اس کا بیٹا بڑی بے تابی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے اُٹھا کہ میں لکڑیاں لینے جا رہا ہوں۔ پوچھا: بھئی! لکڑیاں کیوں لا رہے ہو؟ بولا: ابھی ابُّو کو جلائیں گے۔ اسے سمجھایا گیا اور پھر تدفین کی ہی تَرکیب بنائی گئی۔ ممکن ہے کہ وہ بیٹا ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہو گا جو اپنے مُردے جلاتے ہیں تو اس نے ان کا اَثر لے لیا۔ یہ بَرطانیہ والا واقعہ تو سوشل میڈیا کے ذَریعے منظرِ عام پر آ گیا ورنہ تو دُنیا بھر میں نہ جانے اور کیا کچھ مَیِّت کے ساتھ کرتے ہوں گے۔ بہر حال دَفنانے کی وَصیت کرنا ضَروری نہیں لیکن اتنا ضَرور کرنا چاہیے کہ اپنی اولاد کو دِین سکھائیں، سُنَّتوں بھرے مَدَنی ماحول میں ان کو لائیں، عُلَما کے قریب کریں، مَساجد کا راستہ دِکھائیں۔ جب بچہ نمازیں پڑھے گا اور عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں وقت گزارے گا تو پھر ایسی صورتیں نہیں بنیں گی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو اس کے عِلاوہ بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا رہے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ دِل کی صفائی، آخرت کی تیاری اور جنَّت کی راہ بھی ہموار ہوتی رہے گی۔

کیا جھوٹ بولنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: کیا جھوٹ بولنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ بولنے سے وُضو نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر ہے کہ دوبارہ وُضو کر لیا جائے۔[1]

قبرستان میں بنائے گئے نئے راستے پر چلنا

سُوال: قبروں کے بیچ میں جو راستہ بنا ہوتا ہے، اس راستے سے گزر کر اپنے والد یا قریبی رِشتہ دار کی قبر پر جا سکتے ہیں؟

جواب: مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔ یُوں ہی قبریں مٹا کر بنائے ہوئے نئے راستے پر سے چل کر جانا بھی حرام

1 ...... بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ۱/۳۴ کوئٹہ

ہے۔[1] جس راستے کے بارے میں شک ہو کہ یہ قبریں مِٹا کر بنایا گیا ہو گا تو اس پر بھی چلنا حرام ہے۔[2] ہمارے یہاں قبرستانوں میں بے ترتیب قبریں ہوتی ہیں۔اب اگر بندے کو شک ہے کہ یہاں پہلے قبریں ہوں گی اور یہ راستہ ان کے اوپر نکالا گیا ہو گا تو اس پر چلنا حرام ہو گا۔اگر شک نہیں بلکہ پکی معلومات ہیں کہ یہاں واقعی کوئی قبر نہیں مِٹائی گئی، شروع سے ہی راستے کے لیے جگہ چھوڑی گئی تھی تو اب اس پر چلنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

جہیز میں کون سی کتاب دی جائے؟

سُوال: بہن کو جہیز میں کون سی کتاب دی جائے؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! بہن کو جہیز میں تفسیر ”صِرَاطُ الْجِنَان“ کی 10 جِلدیں دے دیجیے۔ قرآنِ کریم کی تفسیر گھر میں رکھی رہے گی جب بھی بَرَکتیں لُٹاتی رہے گی۔اس میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ترجمۂ قرآن کنز الایمان بھی ہے۔اگر خرچہ کم کرنا چاہیں تو پھر بہارِ شریعت دی جا سکتی ہے یا پھر ترجمۂ قرآن کنز الایمان مَع خزائنُ العِرفان ایک ہی جِلد میں ہے یہ دیا جا سکتا ہے۔فیضانِ سُنَّت جلد اَوَّل اور اس کے دِیگر اَبواب مثلاً غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت یہ پورا سیٹ بھی دیا جا سکتا ہے۔جتنی کُتُب کا میں نے عرض کیا یہ سارے سیٹ بھی جہیز میں دیئے جا سکتے ہیں۔لوگ لاکھوں کروڑوں روپے شادیوں پر خرچ کرتے ہیں اور سونے کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، اگر نیکیوں کا ڈھیر لگانے والے اَسباب بھی چند ہزار روپے خرچ کر کے دے دیئے جائیں تو مدینہ مدینہ۔گھر میں دِینی کتابیں ہوں گی تو کبھی نہ کبھی کوئی تو کھول کر دیکھے گا کہ یہ کیا ہے؟ آنے والی نسلیں دیکھیں گی کہ یہ کیا ہے؟ گھر کے دِیگر اَفراد دیکھیں گے کہ یہ کیا ہے؟ لہٰذا جہیز میں دِینی کتابیں دینی چاہئیں۔

شادی میں گلدستہ یا شوپیس تحفے میں دینا

سُوال: شادی میں بہت سے لوگ قیمتی اور مہنگے گلدستے تحفے میں دیتے ہیں، کیا یہ دُرُست ہے؟[3]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۱۳ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
2. ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، ۱/ ۶۱۲ دار المعرفة بیروت
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: شادی کے موقع پر جو اُلٹے سیدھے طرح طرح کے Gifts (تحائف) دیئے جاتے ہیں تو وہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔ مثلاً عام طور پر شادیوں میں شوپیس دیتے ہیں یا ایسے قیمتی گلدستے دیتے ہیں جن میں عام طور پر خوشبو نہیں ہوتی تو ایسے گلدستے دینا جائز ہے، یُوں ہی ایسے شوپیس دینا بھی جائز ہے جن میں جاندار کا پُتلا نہ ہو لیکن ایسی چیزوں کے فَوائد کم ہیں۔ اب گلدستے کو بندہ کیا کرے گا؟ مثلاً حاجی عبید رضا کو کسی نے قیمتی گلدستہ آکر دیا، اب حاجی عبید رضا نے اسے کیا کرنا ہے؟ جَزَاكَ الله کہہ کر رکھ لینا ہے اور پھر کسی کو پکڑا دینا ہے۔ اگر کچھ دینا ہی تھا تو اس کی جگہ کوئی دِینی کتاب دے دیتے۔ اگر کوئی عمامہ پہنتا ہے تو اس کو سوٹ پیس اور عمامہ دے دیتے، سُنَّت کے مُطابق پہنتا رہے گا اور نمازیں پڑھتا رہے گا۔ دِینی کتابیں دعوتِ اسلامی نے ہزاروں رکھی ہوئی ہیں، مکتبۃُ المدینہ بھرا پڑا ہے، لہٰذا ان میں سے کوئی کتاب حَسْبِ توفیق خرید کر کے تحفے میں دے دی جائے۔ اگر شادی کے گفٹ کے طور پر کوئی کتاب دینی ہے تو اس پر لکھ بھی دیں کہ فُلاں کی شادی کے موقع پر تحفہ، یا شادی مُبارَک۔ اگر شادی مُبارَک وغیرہ لکھ کر کتاب دیں گے تو اُمّید ہے کہ وہ یاد گار کے طور پر سنبھال کر رکھے اور پڑھے۔ اگر دُولہا پہلے سے مَدَنی ماحول میں ہے تب بھی کتاب تحفے میں دیں کہ گھر میں کوئی تو پڑھے گا۔ مسلمانوں کے گھر میں دِینی کتاب جائے گی تو کسی قِسم کا نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ اِنْ شَآءَالله کچھ نہ کچھ کما کر دے گی۔

سامنے والے کی نَفْسِیّات اور اس کی ضَرورت کے مُطابق تحفہ دیا جائے

سُوال: کسی کو تحفہ دیتے وقت کیا رعایت کی جائے؟ [1]

جواب: جب بھی کسی کو تحفہ دینا ہو تو پہلے دیکھ لیا جائے کہ میں کیا دے رہا ہوں؟ مجھے اس کے متعلق بڑا تجربہ ہے۔ مجھے تحفہ دینے کے لیے کوئی کچھ لاتا ہے اور کوئی کچھ۔ بعض تحفے میں Stick (یعنی عصا) اُٹھا کر لے آتے ہیں حالانکہ میں Stick کا اِستعمال نہیں کرتا کیونکہ میرا باہر چلنا نہیں ہوتا۔ اب کسی بے چارے نے دو چار ہزار روپے کی Stick دی لیکن وہ غفلت میں ہی اِدھر اُدھر چلی گئی۔ بِالفرض میرے پاس ہی ہوتی تو میں اس کا کیا کرتا؟ دیکھ کر دِل ہی جلاتا کہ اس کی جگہ

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

فُلاں چیز آجاتی تو کسی کے کام میں اِستِعمال ہو جاتی۔ یُوں ہی اگر کوئی شوگر کا مریض ہے اور ڈاکٹر نے اس کو انسولین کے انجکشن لگانے کا کہا ہے، انسولین کے انجکشن کے لیے وہ پیسے ٹٹول رہا ہو اور آپ اسے مٹھائی کا ڈبہ تھما دیں، اب مٹھائی دیکھ کر ہو سکتا ہے کہ بے چارے کی شوگر مزید بڑھ جائے۔ اس لیے جب بھی کسی کو تحفہ دیں تو یہ دیکھ لیں کہ تحفے میں دی جانے والی چیز اس کے لیے کار آمد ہے یا نہیں؟

اگر میں کسی کو تحفے میں کوئی چیز دوں تو میرے بارے میں یہ رِعایت ہونی چاہیے کہ مجھے کسی اور نے یہ تحفہ دیا ہو گا اور میں نے اسے آگے بڑھا دیا، ورنہ خرید کر دینے کی صورت میں میری سوچ یہی ہے کہ سامنے والے کی نَفسِیّات اور اس کی ضَرورت وغیرہ دیکھ کر تحفہ دیا جائے تا کہ وہ چیز اسے کام آئے۔ اگر سامنے والے کی ضَرورت یا نَفسِیّات کا پتا نہ چلے تو اب بہتر یہ ہے کہ چاہے دُولہے کو تحفہ دینا ہو یا کسی اور کو لفافے میں رقم ڈال کر پیش کر دی جائے، یہ طریقہ سب سے اچھا ہے۔

شخصیات کو پھولوں کے ہار ڈالنا اور ان پر پتیاں نچھاور کرنا

سوال: اَراکینِ شُوریٰ یا ذِمّہ داران جب بیانات کے لیے سفر کرتے ہیں تو لوگ یہ سمجھ کر کہ ہمارے شہر میں آئے ہیں ان کا بھر پور اِستِقبال کرتے اور زیادہ ہار پہناتے ہیں اور کئی کئی کلو پتیاں نچھاور کرتے ہیں۔ اِس بارے میں مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: پھولوں کے ہار ڈالنا یا پتیاں نچھاور کرنا جائز تو ہے مگر میں ایک تنظیمی ذہن کا آدمی ہوں۔ جب مجھے اتنے زیادہ ہار ڈالے جاتے تھے کہ بوریاں بھر جائیں تو میں سمجھاتا تھا کہ ان کی جگہ مجھے رَسائل دے دو، میں رسائل بانٹوں گا تو ثواب بھی ملے گا۔ یہ ہار آپ نے پہنائے، میں نے بھی آپ کی خوشی کے لیے تھوڑی دیر انہیں پہنے رکھا مگر ہار کی وجہ سے سفید کُرتے پر ایسے دَھبے پڑتے ہیں جو دھونے سے بھی نہیں جاتے۔ یُوں میں بیانات میں بار بار کہتا رہا تو ہاروں اور گلدستوں میں کافی کمی آگئی۔ مبلغین خاص کر جو شخصیات ہیں انہیں چاہیے کہ پیار و محبت سے سمجھاتے رہیں۔ جو مسکراتا ہوا ہار پہنانے آیا تو اس وقت اسے منع نہ کریں ورنہ اس کا دِل ٹُوٹ جائے گا بلکہ موقع کی مُناسبت سے سمجھایا جائے مثلاً کسی ذِمّہ دار سے کہہ دیا کہ میں آ رہا ہوں، پچھلی بار 12000 (بارہ ہزار) کے ہار مجھے پہنائے گئے تھے اس کے بجائے آپ رَسائل لے کر مجھے دے دیں تا کہ میں بانٹوں۔ ذِمّہ دار آپ کا نام لے کر آگے یہ بات نہ کرے بلکہ اپنی ترکیب سے دوسروں کو

یہ بات سمجھا دے۔ یُوں ہار اور گلدستوں میں کمی آسکتی ہے۔

رَقم ایسے کام میں خرچ کرنی چاہیے جس سے آخرت اور دِین کا فائدہ ہو

یہ ہار اور گلدستے ویسے بھی اِدھر اُدھر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جو پھول نچھاور کیے جاتے ہیں وہ بھی زمین پر گر کر ضائع ہوتے ہیں۔ بعض اوقات سفید چاندنیاں بچھی ہوتی ہیں، خود میرا تجربہ ہے کہ ان پر جب پتیاں گرتی ہیں تو دھبے پڑ جاتے ہیں وہ دھبے پھر آسانی سے جاتے نہیں۔ دھوبی کو دھونے کے لیے دیں گے تو اس سے چاندنی کی لائف کم ہو جاتی ہے۔ بہر حال مزار شریف پر پھول چڑھانا، دولہے اور دیگر لوگوں کو ہار پہنانا 100 فیصد جائز ہے لیکن میں نے اپنی سوچ کے مُطابق کچھ مَدَنی پھول پیش کیے۔ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵)﴾ (پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: "اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔" اَراکینِ شُوریٰ بھی اگر میری طرح سمجھاتے رہیں گے تو فائدہ ہو گا اور اُمّید ہے کہ ہاروں کی کثرت ختم ہو جائے۔ ہار پہننے میں مزہ آتا ہے۔ جب دُولہے یا کسی شخصیت کو ہار پہنا کر منچ پر بٹھایا جاتا ہے اور لوگ نعرے لگاتے ہیں تو اس کا 12 کلو خون بڑھ جاتا ہے، لیکن اپنی یہ سوچ ہونی چاہیے کہ میری رَقم ایسے کام میں خرچ ہو جس سے میری آخرت اور دِین کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

مسجد میں ماچس کی تیلی جلانا کیسا؟

سُوال: سردیوں میں ہیٹر چلانے کے لیے کیا مسجد میں ماچس کی تیلی جلا سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: مسجد میں ماچس جلانا جائز نہیں ہے۔[1] کیونکہ اس کی تیلی جلانے سے بَدبو اُڑتی ہے اور مسجد کو بَدبو سے بچانا واجب ہے لہٰذا جس نے کبھی ایسا کیا ہو تو وہ توبہ کرے اور آئندہ ایسا کرنے سے بچے۔

کسی کا گمشدہ میموری کارڈ ملے تو مالِک تک کیسے پہنچائیں؟

سُوال: اگر کسی کو میموری کارڈ ملا، کارڈ میں جس کی تصویر تھی اس سے پوچھا کہ یہ میموری کارڈ آپ کا ہے، آپ لے لیں۔ مگر اس نے صاف اِنکار کر دیا تو اب اس میموری کارڈ کا کیا کیا جائے؟

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۳۲

جواب: اگر واقعی یہ میموری کارڈ اس کا نہیں اور اس وجہ سے وہ لینے سے اِنکار کر رہا ہے تو اب گن پوائنٹ پر واپس دینا ضَروری نہیں ہے۔ یہ کارڈ لُقطہ ہے لہٰذا لُقطے کے اَحکام اس پر آئیں گے۔[1] میموری کارڈ میں کسی کی تصویر ہونے سے لازم نہیں آتا کہ یہ اسی کا ہو کیونکہ لوگ ایک دوسرے کی تصاویر رکھتے ہیں۔ میری تصاویر ہزاروں میموری کارڈز میں ہوں گی، اب اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ یہ میموری کارڈ آپ کا ہے تو میں منع ہی کروں گا کہ میرا نہیں ہے۔

کیا عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز ہے؟

سُوال: عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز ہے۔[2]

کیا اُنگلی مِسواک کے قائم مقام ہے؟

سُوال: اگر مِسواک نہ ہو تو کیا اُنگلی مِسواک کے قائم مقام ہے؟

جواب: اُنگلی مِسواک کے قائم مقام ہے۔[3] مگر اس کی عادت نہ بنائی جائے۔[4]

---

1 ...... صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دونگا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلۂ غصب کے ہے (غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظَنِّ غالب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع وہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تَصَرُّف (اِستعمال) میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہوگا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۲/۴۷۳-۴۷۴)

2 ...... جنتی زیور، ص۹۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... درمختار، کتاب الطھارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/۲۵۳

4 ...... مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "مسواک شریف کے فضائل" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

لڑکی رونگ نمبر سے کال اُٹھائے یا نہیں؟

سُوال: اگر لڑکیوں یا عورتوں کے پاس رونگ نمبر سے فون آئے تو انہیں کیا کرنا چاہیے ؟

جواب: اگر ان کے پاس رونگ نمبر سے کال آئے تو موقع کی مُناسبت سے کال اُٹھانے کا مُعاملہ دیکھ لیا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے اَبُّو کو کوئی پریشانی ہو اور ان کے دوست نے فون کیا ہو یا پھر کوئی ضَروری بات بھائی یا بچے کے تعلق سے کرنی ہو، اس لیے موقع کی مُناسبت سے کال اٹینڈ کر لی جائے اور سامنے والے کے اَندازِ گفتگو کو دیکھ کر بات کی جائے۔

محمد واصِف رضا نام رکھنا کیسا؟

سُوال: میں نے اپنے مَدَنی منے کا اصل نام محمد رکھا ہے اور پکارنے کے لیے واصف رضا، اب کیا واصِف رضا سے پہلے محمد لگا سکتا ہوں ؟

جواب: اگر بَرَکت کی نیت سے "محمد" نام رکھا تو بہت فضیلت والا کام کیا۔ واصِف رضا کا معنٰی ہے: رضا کی تعریف کرنے والا۔ اب یہاں یہ دیکھا جائے گا کہ محمد، رضا کی تعریف کرتے ہیں، اِس لیے اِحتیاط اِسی میں ہے کہ واصِف رضا الگ سے پکارا جائے۔ محمد واصِف رضا نہ کہنا مناسب ہے اور اگر کہا تو کوئی حرج یا گناہ بھی نہیں ہے۔

جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب کب شائع ہو گی؟

سُوال: جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب کب تک آئے گی؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: فی الحال تو میں فیضانِ نماز کتاب کے لیے کام کر رہا ہوں اور میری تڑپ ہے کہ رَمضان کے چاند کا اِعلان ہو تو ساتھ میں فیضانِ نماز کے چھپنے کا بھی اِعلان ہو۔ اس کے لیے کوشش تو کر رہا ہوں لیکن ظاہر ہے کہ پُرانی گاڑی تھوڑا آہستہ چلتی ہے۔ اللہ کرے کہ ایسی ہمت آ جائے اور فیضانِ نماز کتاب منظرِ عام پر آ جائے۔ زندگی نے ساتھ دیا تو جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب لکھنے کا بھی اِرادہ ہے کیونکہ میں اس کی ضَرورت بہت محسوس کرتا ہوں۔ پہلے خیال تھا کہ غیبت زیادہ ہے مگر اب سمجھتا ہوں کہ جھوٹ غیبت سے بھی زیادہ ہے۔ بات بات پر جھوٹ بولنا عام ہو گیا ہے۔ ذِمّہ داران اور مبلغین کی بات کی جائے یا عوام اور خواص کی، پتا بھی نہیں چلتا اور منہ سے جھوٹ نکل رہا ہوتا ہے، اب میرے جیسا جو حَسّاس آدمی ہوتا ہے وہ بعض

اوقات بھانپ لیتا ہے کہ اس غریب کو پتا بھی نہیں کہ یہ جھوٹ ہے لیکن بسا اوقات بولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ کتاب میں مثالیں دے کر سمجھانے کا ذہن ہے۔ کبھی یاد آتا ہے تو کوئی مثالیں اپنے پاس لکھ لیتا ہوں تاکہ اللہ پاک کی توفیق سے جب کتاب آئے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ اس میں ڈال دیں گے۔ بس اللہ پاک قبول کرے اور اخلاص بھی عطا فرمائے۔

کیا جنّتی جنّت میں بھی عبادت کریں گے؟

سُوال: مسلمان جنّت میں عبادت کریں گے یا نہیں؟

جواب: بعض لوگ قبر میں اور جنّتی جنّت میں عبادت اور نیک عمل کریں گے لیکن اس پر انہیں ثواب نہیں ملے گا۔ چنانچہ شرحُ الصُّدُور میں ہے: بعض اوقات اللہ پاک اپنے بندوں کو قُبُور میں نیک اَعمال کرنے کا شَرف عطا فرماتا ہے، لیکن اس پر انہیں ثواب نہیں ملتا کیونکہ موت کی وجہ سے عمل ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ قُبور میں ان کو نیک اَعمال کی سعادت ملنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نیک اَعمال سے لَذَّت حاصِل کرتے ہیں اور جنّتی جنّت میں نیک اَعمال سے لَذَّت حاصِل کریں گے اگرچہ اس پر انہیں ثواب نہیں ملے گا، اِسی طرح اللہ والے اپنی قبروں میں اللہ پاک کے ذِکر و عبادت سے لَذَّت حاصِل کرتے ہیں کیونکہ ان کے لیے اللہ پاک کا ذِکر اور اس کی عبادت دُنیا کی تمام لَذّتوں اور نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور ذِکر و عبادت جیسا کیف و سُرور اور ایسی لَذَّت دُنیا کی کسی نعمت میں نہیں ہے۔[1]

جنّت میں کوئی غم نہیں

سُوال: جنّت میں ہم کسی سے ملنے جائیں اور وہ کسی اور سے ملنے گیا ہوا ہو تو اس سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اس کا غم ہو گا حالانکہ جنّت میں کوئی غم نہیں ہے تو وہاں یہ مُعاملہ کیسے حَل ہو گا؟

جواب: جب یہ بات بتا دی گئی ہے کہ جنّت میں غم نہیں ہو گا۔[2] تو اُمّید ہے کہ ہم جس سے ملنے جائیں گے اس سے ہماری ملاقات ہو ہی جائے گی۔ ایک وقت میں کئی لوگوں سے ملاقات ہونا بھی ممکن ہے جیسا کہ ایک شعر میں ہے:

---

1 ...... شرح الصدور، احوال الموتی فی قبورھم وانسھم فیھا فھم یصلون فیھا... الخ، ص ۱۸۹ ماخوذاً مرکز اھلسنت برکات رضا ھند

2 ...... ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی سوق الجنۃ، ۴/۲۴۶، حدیث: ۲۵۵۸ دار الفکر بیروت

گئے اِک وقت میں ستر مُریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا مُعمّا غوثِ اعظم کا (قبالۂ بخشش)

قرض اُتارنے کا وَظیفہ

سُوال: کاروبار میں نقصان ہونے کی وجہ سے مجھ پر بہت زیادہ قرض ہو گیا ہے اور اس کی اَدائیگی کے لیے میرے پاس پیسے بھی نہیں ہیں، اِس حوالے سے کوئی حَل اِرشاد فرما دیجیے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم آپ کی مشکل آسان فرمائے، آپ کا روزگار بحال ہو جائے اور اللہ کرے آپ کا قرض بھی اُتر جائے۔ قرض اُتارنے کا وَظیفہ "مَدَنی پنج سورہ"[1] اور (کاروبار چمکانے کا نسخہ) "چڑیا اور اندھا سانپ"[2] نامی رِسالے میں لکھا ہوا ہے اس کو پڑھنے کی تَرکیب کیجیے۔

نماز پریشانیوں کا حَل اور غموں کا مَرہم ہے

سُوال: ابھی آپ نے ایک سُوال کے جواب میں وَظیفہ پڑھنے کے لیے عطا فرمایا، اِن وَظائف کی اپنی بَرکتیں اور فَوائد ہیں، مگر دُنیا میں بسنے والے لوگوں کو بہت سارے مَسائل کا سامنا ہے کسی کو کاروبار کا پرابلم ہے تو کوئی قرض کے مَسائل میں جکڑا ہوا ہے۔ اِس کے علاوہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں کئی ایسے نوجوانوں کو بھی دیکھا گیا ہے جن کو

---

1 ...... قرض اُتارنے کا وَظیفہ: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (یعنی اے اللہ! مجھے حرام سے بچاتے ہوئے (صرف) حلال کے ساتھ کفایت کر اور اپنے فضل و کرم کے ذَریعے اپنے سِوا سے بے پرواہ فرما دے۔) تا حُصولِ مُراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام 100، 100 بار روزانہ (اوّل و آخِر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھیے۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۴۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) مَروی ہے کہ ایک مکاتب (یعنی وہ غُلام جس نے اپنے آقا سے مال کی اَدائیگی کے بدلے اپنی آزادی کا مُعاہدہ کیا ہو) نے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر (صیر ایک پہاڑ کا نام ہے) جتنا دَین (یعنی قرض) ہو گا تو اللہ پاک تمہاری طرف سے ادا کر دے گا تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب (ت:۱۲۱) ۵/۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۴)

2 ...... کاروبار چمکانے کا نسخہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کاغذ پر 35 بار لکھ کر گھر میں لٹکا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ شیطان کا گزر نہ ہو گا اور (رزقِ حلال) میں خوب برکت ہو گی، اگر دکان میں لٹکائیں گے اور جائز کاروبار ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ خوب چمکے گا۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۲۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

کینسر ڈکلیئر کر دیا جاتا ہے، ایسے کئی مَسائل میں لوگ گھرے ہوئے ہیں اس کے باوجود ان کے قدم مسجد کی طرف نہیں بڑھتے آزمائش میں مبتلا ہونے سے پہلے بے نمازی تھے تو اب بھی بے نمازی ہی رہتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ اگر یہ لوگ نماز کی پابندی شروع کر دیں تو کیا ان کے یہ مَسائل حل ہو سکتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: واقعی نماز پریشانیوں کا حَل اور غموں کا مَرہم ہے۔ نماز پڑھنے سے بندے کو صبر بھی نصیب ہوتا ہے چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ (پ۱، البقرۃ:۴۵) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔“ جب مصیبت آتی ہے تو ایک تعداد ہے جو واقعی اللہ پاک کی طرف رُجوع کرتی اور نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہے لیکن یہ ذہن نہیں ہونا چاہیے کہ جب غم اور مصیبت آئے گی تب ہی نماز پڑھنا شروع کریں گے۔ یاد رَکھیے! نماز پڑھنا فرض ہے، ہر ایک کو نماز پڑھنی چاہیے کیونکہ نماز سے مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں، مگر نماز مشکلیں آسان کرنے کے لیے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کے لیے پڑھنی چاہیے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نماز کی تاکید فرمائی ہے، میری یادداشت کے مُطابق قرآنِ کریم میں کم و بیش 700 مقامات پر نماز کا ذِکر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز بہت ہی تاکیدی فَریضہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا سُوال ہو گا، جو نماز کا جواب دینے میں ناکام ہوا وہ آگے بھی ناکام ہو جائے گا۔[1] اس بات کو کسی نے فارسی میں یُوں ذِکر کیا ہے:

روزِ محشر کہ جاں گُداز بُوَد　　اَوّلیں پُرسشِ نماز بُوَد

یعنی قیامت جو کہ جان گھلانے والا دِن ہو گا ایسے خوف ناک دِن میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔

سب مسلمانوں کو چاہیے نماز کی پابندی کریں کیونکہ جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑتا ہے اُس کا نام جہنم کے اُس دَروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخِل ہو گا۔[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ایک نماز قضا کرنے والا ہزاروں سال جہنم کے عذاب کا حقدار ہے۔[3] اللہ پاک ہمیں مُعاف فرمائے۔

---

1. ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء ان اول مایحاسب بہ... الخ، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۴۱۳
2. حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/ ۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۵۸-۱۵۹

جس نے آج تک ایک نماز بھی جان بوجھ کر قضا کی ہو اُسے چاہیے کہ جلد از جلد توبہ کرے اور دِل سے سچی نیت بھی کرے کہ اب میں پابندی سے نماز پڑھوں گا۔ یاد رکھیے! جو نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کی صرف توبہ کافی نہیں ہو گی بلکہ ان نمازوں کو ادا بھی کرنا ہو گا کیونکہ توبہ سے صِرف قضا کا گناہ مُعاف ہوتا ہے نماز معاف نہیں ہوتی لہٰذا جتنی نمازیں قضا ہوں ان کو جلد از جلد ادا کر لیا جائے۔[1] قضا نمازوں کے دِیگر مَسائل کی معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "نماز کے اَحکام" میں شامل رِسالے "قضا نمازوں کا طریقہ" کا مُطالعہ کیجیے۔ اے کاش! ہمیں ساری نمازیں ادا کرنے کی توفیق نصیب ہو اور ہم دُرُست انداز سے نمازیں ادا کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عالَمِ اَرواح کی مَحبت عالَمِ اَجسام میں بھی بَرقرار رہتی ہے

سُوال: میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس کو کرنے سے آپ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ (میلسی سے سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! جن لوگوں کو عالَمِ اَرواح یعنی رُوحوں کی دُنیا میں باہمی محبت ہوتی ہے دُنیا میں بھی ان کی محبتیں قائم رہتی ہیں اور جن کا عالَمِ اَرواح میں باہمی اِختلاف ہوتا ہے دُنیا میں بھی وہ اِختلاف باقی رہتا ہے۔[2] آپ نے مجھ سے اپنی محبت کا اِظہار کیا اِس سے میری دِل جوئی ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں مَجْمُوعی طور پر تمام مسلمانوں سے محبت کرتا ہوں، جو میرے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غُلام ہے، عاشقِ رَسُول ہے میں اُس سے محبت کرتا ہوں، اگر میں مسلمانوں سے محبت نہ کرتا اور ان کی ہمدردی میرے دِل میں نہ ہوتی تو یہ دعوتِ اسلامی، مَدَنی چینل اور میرا یہاں بیٹھ کر اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مَدَنی پھول پیش کرنا وغیرہ کچھ نہ ہوتا۔ یہ سب مسلمانوں سے محبت کی وجہ سے ہے ورنہ میرا اِس میں کوئی ذاتی مَفاد نہیں، نہ میں مَدَنی چینل سے کوئی پیسے لیتا ہوں اور نہ ہی دعوتِ اسلامی سے میری کوئی تنخواہ مُقَرَّر ہے بلکہ میں نے

---

1 ...... بہارِ شریعت میں ہے: جس کے ذِمّہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش (یعنی کھانے پینے) اور اپنی ضَروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فُرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۷۰۸، حصہ: ۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2 ...... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندة، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶ دار الکتب العلمیة بیروت

آج تک دعوتِ اسلامی سے ایک پائی بھی نہیں لی۔ میں یہ سارے کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کرنے کی کوشش کرتا ہوں، حتّٰی کہ میں نے اپنی ساری کتابیں اور رَسائل اللہ پاک کی رضا کے لیے ہی تحریر کیے ہیں، میں نے آج تک ان سے کوئی پائی پیسہ نہیں کمایا اور نہ ہی مکتبۃُ المدینہ سے ان کی مد میں کوئی رَقم وصول کی ہے۔ میں نے اپنی اولاد کو بھی یہ وَصیت کی ہوئی ہے کہ وہ میری کسی کتاب یا رِسالے سے مالی نفع حاصِل نہ کریں اور مجھے ان سے حُسنِ ظن ہے اِنْ شَآءَ اللہ یہ میری اس وَصیت پر ضَرور عمل کریں گے۔

ہمدردی اور محبت دو الگ چیزیں ہیں

رہی بات کسی شخصِ مُعَیَّن سے محبت کرنا تو اس کے لیے کچھ نہ کچھ مَراسم ہونا یا اس سے تھوڑی بہت جان پہچان ہونا ضَروری ہے۔ اِنسان کو کسی کا کوئی انداز یا کوئی ادا پسند آجاتی ہے جس سے دِل میں اس شخص کی محبت گھر کر جاتی ہے یہ ایک الگ بات ہے۔ مگر مسلمان ہونے کے ناطے ہر مسلمان سے مجھے محبت ہے کیونکہ مجھے اِسلام سے محبت ہے۔ البتہ جو لوگ مجھے بُرا بھلا کہتے ہیں مجھ پر جھوٹ باندھتے ہیں ظاہر ہے مجھے ان سے محبت نہیں ہوگی، اگرچہ میں کسی بھی مُعَیَّن شخص کی بُرائی یا مخالفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کسی قسم کا اِنتقام لیتا ہوں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا ایسے شخص کے لیے میرے دِل میں جگہ ہوگی؟ اس کے لیے میرے دِل میں محبت کے سوتے پھوٹیں گے؟ کیا میرے دِل میں اس کے لیے یہ خیال پیدا ہوگا کہ کتنا پیارا آدمی ہے جو مجھے چوک پر کھڑے ہو کر گالیاں دیتا ہے؟ واہ! کتنا نیک بندہ ہے جو سوشل میڈیا پر جھوٹ بول کے مجھے رُسوا کرتا ہے؟ یقیناً ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ اِنسان کے فِطری تقاضے کے بالکل خلاف ہے۔ ایسے شخص کے لیے شاید دِل میں ہمدردی تو پیدا ہو جائے مگر محبت پیدا ہونا مشکل ہے کہ ہمدردی الگ چیز ہے اور محبت الگ چیز۔ ہمدردی اِن معنوں میں ہوگی کہ یہ بے چارہ میرے بارے میں جھوٹ بول کر یا میرا دِل دُکھا کر خود کو جہنم کا حقدار بنا رہا ہے اللہ کرے یہ اپنے اس عمل سے توبہ کرلے اور ایسا کرنا چھوڑ دے اسے ہمدردی کہتے ہیں اور یہ ہمدردی ہونی بھی چاہیے مگر ایسے شخص سے محبت نہیں ہو سکتی۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	رَقم ایسے کام میں خرچ کرنی چاہیے جس سے آخرت اور دِین کا فائدہ ہو	11
جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتظام ہو گئے	1	مسجد میں ماچس کی تیلی جَلانا کیسا؟	11
چل مدینہ ہونے کے لیے بے قراری شرط ہے	2	کسی کا گمشدہ میموری کارڈ ملے تو مالِک تک کیسے پہنچائیں؟	11
چل مدینہ کے قافلے کے لیے ذہنی ہم آہنگی ضَروری ہے	3	کیا عورتوں کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز ہے؟	12
ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کی تازہ مثال	4	کیا اُنگلی مِسواک کے قائم مقام ہے؟	12
خُصُوصی اسلامی بھائی چل مدینہ کے قافلے میں کیسے شریک ہوں؟	4	لڑکی رونگ نمبر سے کال اُٹھائے یا نہیں؟	13
جن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل اور رَختِ سفر نہ ہو وہ چل مدینہ کیسے ہوں؟	6	محمد واصف رضا نام رکھنا کیسا؟	13
کیا اب مسلمان اپنی تدفین کی وَصیت بھی کرے؟	6	جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب کب شائع ہو گی؟	13
مسلمان باپ کی لاش جَلانے کی تیاری کرنے والا نوجوان	7	کیا جنّتی جنّت میں بھی عبادت کریں گے؟	14
کیا جھوٹ بولنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟	7	جنّت میں کوئی غم نہیں	14
قبرستان میں بنائے گئے نئے راستے پر چلنا	7	قرض اُتارنے کا وظیفہ	15
جہیز میں کون سی کتاب دی جائے؟	8	نماز پریشانیوں کا حَل اور غموں کا مَرہم ہے	15
شادی میں گلدستہ یا شوپیس تحفے میں دینا	8	عالَمِ اَرواح کی مَحبت عالَمِ اَجسام میں بھی بَرقرار رہتی ہے	17
سامنے والے کی نفسیات اور اس کی ضَرورت کے مُطابق تحفہ دیا جائے	9	ہمدردی اور محبت دو الگ چیزیں ہیں	18
شخصیات کو پھولوں کے ہار ڈالنا اور ان پر پتیاں نچھاور کرنا	10	❁❁❁	❁

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِنعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

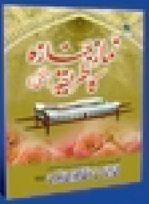

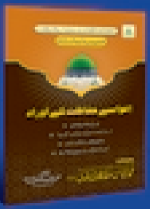
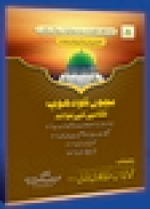

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net